بہرحال وہ ہمارے دور کے بزرگ شاعر ہیں اور مجھے ان کا بڑا احترام ملحوظ رہتا ہے۔ کمال یہ کہ انہوں نے رسالہ جاری کیا تو پھر اس کا تسلسل ٹوٹنے نہیں دیا۔ ان کی زندگی تک (خدا دراز کرے) تو محفل کو کوئی خطرہ نہیں، بعد کی ذمہ داریاں بعد والے سنبھالیں گے۔

اس وقت محفل کے دو سالنامے، ایک آزادی نمبر، ایک مجید امجد نمبر اور ایک یزدانی نمبر خاص طور پر میرے سامنے ہیں۔ ان نمبروں میں جس طرح انہوں نے اچھے اچھے لکھنے والوں کی محفلیں سجائی ہیں اور جو رنگ برنگے مضامین نظم و نثر جمع کیے ہیں انہیں میں ان کی ادبی کرامت کی طرح دیکھتا ہوں۔ بلاشبہ مدیر محمد خاں کلیم نے بھی تگ و دو کرنے اور خط و کتابت میں کسر نہ چھوڑی ہوگی مگر وہ بھی تو طفیل صاحب کے ہم قدم ہیں۔ مجید امجد اور یزدانی جالندھری دونوں کی شاعری پر اچھے مضامین آئے ہیں۔

خاص طور پر میں نے یزدانی جالندھری جیسے شریف شاعر کی وفات پر محفل کے خاص نمبر کو بغور پڑھا۔ لکھنے والوں کی فہرست میں وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی سے لے کر عارف عبدالمتین حافظ لدھیانوی، شیر افضل جعفری، منو بھائی، ڈاکٹر عبدالوحید قریشی، ڈاکٹر انور سدید، اے حمید حفیظ تائب، مرزا ادیب، عطاالحق قاسمی، سید ضمیر جعفری اور دوسری بہت سی شخصیتوں کی نگارشات شامل ہیں۔ گویا "محفل" نے خیالات و جذبات کے پھولوں کے ڈھیر یزدانی جالندھری کی قبر پر لگا دیے۔

آہستہ برگ گل بہ فشاں بر مزارما
بس نازک است شیشہ دل در کنارما

یہ چاروں نمبر گراں قدر ہیں۔

افکار معلم: نگراں پروفیسر سید محمد سلیم، مدیر اعلیٰ شبیر احمد منصوری، مدیر ظفر حجازی۔ فی شمارہ دس روپے۔ چندہ سالانہ ۱۰۰ روپے۔ (ارکان تنظیم کے لیے سالانہ چندہ ۸۴ روپے)

اس معیاری رسالے میں نہ صرف تعلیمی مسائل پر اعلیٰ درجے کے مقالات شائع ہوتے ہیں، بلکہ دوسرے دینی اور سیاسی موضوعات پر بھی اظہار خیال کیا جاتا ہے۔ مثلاً پیش نظر افکار معلم کے شمارے میں (مارچ ۹۲) اسلامی تحریکوں کا اجتماع (اداریہ) ہے۔ روزے پر مضمون ہے۔ اسلامی تعلیمات میں اعتدال کی اہمیت، ہجرت سے پہلے مکہ کی درسگاہیں، پولینڈ کا تعلیمی نظام، چین میں اسلام، مسلم یونیورسٹی برائے خواتین، سائنسی علوم میں انداز فکر، نینی الہ آباد جیل سے، جموں و